ابو سعید ابو الخیر

مکتبہ نبویہ - لاہور

حضرت خواجہ الشیخ ابی سعید ابی الخیر فضل اللہ المہینی اور اُنکے معاصرین کی نظر میں

مقاماتِ صُوفیاء

تالیف :-

حضرت خواجہ محمد بن ابی سعد بن ابی طاہر بن ابی سعید مہینی قدس سرہم

ترجمہ :

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ــــــــــــــــ مقاماتِ صوفیاء

کتاب فارسی ــــــــــــــــ اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعیدؒ

تالیف ــــــــــــــــ محمد بن ابی سعد بن ابی طاہر بن ابی الخیر میہنیؒ

ترتیب و ترجمہ ــــــــــــــــ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی

مقدمہ ــــــــــــــــ حضرت علام جناب شمس بریلوی بالقابہ

موضوع ــــــــــــــــ واقعات و مقامات صوفیہ قدیم

سالِ تالیف کتاب ــــــــــــــــ ۵۹۹ھ

سالِ طباعت ترجمہ ــــــــــــــــ ۱۹۸۵ء / ۱۴۰۶ھ

طابع ــــــــــــــــ

ناشر ــــــــــــــــ مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور

قیمت مجلد ــــــــــــــــ ۳۹/۰۰ روپے

ــــــــ کتابت :- چوہدری محمد سہیل اشرف کاہلوں معصوم گنج لاہور

کے عقیدت مند بن گئے۔ ان دنوں قاضی ابوبکر حیرہ وقت کے بہت بڑے عالم اور امام عصر تھے۔ (نیشاپور میں چار ابوبکر نامی بزرگان دین مدفون ہیں جن کے مزارات مستجاب الدعوات میں ہیں۔ قاضی ابوبکر قدس سرہٗ انہیں میں سے ایک ہیں) ایک دن قاضی ابوبکر نے دعوت کا اہتمام کیا۔ اور شہر کے تمام آئمہ اور مشائخ کو شریک دعوت کیا حضرت ابوسعید قدس سرہٗ کو بھی دعوت دی گئی تمام حضرات جمع ہوئے تو علماء کرام نے اپنے معمول کے مطابق بعض مسائل پر گفتگو شروع کی اسی دوران ہر مذہب کے امام کی افضلیت پر گفتگو ہونے لگی۔ ہر ایک اپنے امام فقہ کی فضیلت دوسروں سے زیادہ بتاتا۔ اور دوسرے مذاہب کی تنقیص پر اظہار خیال کرتا۔ یہ موضوع وسیع ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ سلسلۂ گفتگو ختم ہونے کو نہ آتا۔ تمام حضرات اس بات پر متفق ہو گئے کہ ہم قرآن حکیم کو حکم اور منصف بناتے ہیں اور اسی کے فیصلہ پر خاموشی اختیار کر لی جائے گی۔ کیونکہ قرآن کریم اس بات کی گواہی دیتا ہے لَا رَطْبٍ وَلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (دنیا کی کوئی خشک و تر چیز نہیں جس کا ذکر قرآن میں نہ کیا گیا ہو) ہر مذہب کے تصور سے قرآن پاک کی جلد کھولا جائے۔ اور جو آیت کریمہ سامنے آئے اُسے فیصلہ جانتے ہوئے عمل کیا جائے اور بحث ختم کی جائے۔ اس کے بعد کوئی عالم دین بھی دوسرے پر طعن و تشنیع نہ کرے۔ قرآن پاک کی ایک جلد لائی گئی۔ تمام اس بات پر متفق ہو گئے۔ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کو کہا گیا کہ آپ قرآن پاک کا کوئی سا صفحہ کھولیں انہوں نے فرمایا یہ قرآن میرے مطالعہ میں رہتا ہے ہو سکتا ہے کہ کسی صاحب کو یہ شبہ پڑے کہ میں نے نشان زدہ صفحات کھول دیئے ہیں۔ اس لئے کوئی اور صاحب کھولیں۔ ہر ایک کو کہا گیا مگر سب نے عذر پیش کیا۔ آخر کار سب نے اتفاق کیا۔ کہ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کھولیں گے۔ وہ صاحب حال بزرگ ہیں۔ ان کی راہنمائی سب کے لئے قابل قبول ہو گی۔ حضرت کو قرآن پاک کی جلد پکڑا دی گئی۔ آپ نے بسم اللہ پڑھ کر کہا۔ کیا مذہب شافعی حق ہے؟ قرآن کا ایک صفحہ کھولا اور دائیں جانب سے ساتویں سطر

پڑھی لکھا تھا۔ ویستنبؤنک احق ھو قل ای و ربی انہ لحق۔ (لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ حق ہے۔ آپ فرمادیجئے میرا اللہ حق ہے!) آپ نے جونہی یہ آیۂ کریمہ پڑھی تمام حاضرین قرآن کے اس معجزہ سے متعجب ہو گئے اور کہنے لگے۔ اب یہ معاملہ ختم ہونا چاہیئے۔ پھر کسی نے دوسری بار قرآن کھولنے کو نہ کہا۔

اس واقعہ سے کئی لطائف اور اسرار ظاہر ہوئے ایک یہ کہ مذہب شافعی از روئے قرآن حق اور سچا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ دوسرے مذاہب جھوٹے ہیں۔ ماشا رکلا دوسرے یہ کہ جب تم کوئی دینی کام کرنے لگو۔ اور فیصلہ نہ کر سکو تو کون کون کام زیادہ اچھا ہے تو قرآن سے فیصلہ لیا کرو کیونکہ اس معاملہ میں اب روم کے تمام بزرگان دین آئمہ کبار اور مشائخ کرام متفق ہیں۔ خواجہ امام ابو محمد جوینی۔ آپ کے بیٹے امام الحرمین قاضی صاعد علی صفری ابو بکر اسحاق استاد اسماعیل صابونی استاد امام ابو القاسم قشیری اور دوسرے بلند پایہ علماء کرام رحم اللہ علیہم اجمعین جیسے موجود تھے۔ یہ لوگ کسی نہ کسی مذہب یا سلسلہ کے مقتدا مانے جاتے ہیں۔ کسی نے بھی اس طریق کار پر اعتراض نہ کیا تیسری بات یہ ہے۔ کہ ہر کام کا آغاز دائیں جانب سے ہونا چاہیئے۔ خصوصاً دینی معاملات میں دائیں ہاتھ کو مقدم جاننا چاہیئے چوتھے یہ کہ ہر بات طاق سے کرنا چاہیئے۔ تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ پر عمل ہو۔ اِن اللہ تعالیٰ وتر یحب الوتر (اللہ ایک ہے۔ اور ایک طاق کو ہی پسند فرماتا ہے) اگر ہم اس واقعہ کی تفصیلات اور ان کے فوائد بیان کرتے جائیں تو ایک دفتر درکار ہے۔

ترکمانوں کا حملہ:۔ حضرت شیخ نیشاپور سے روانہ ہو کر میلنہہ کو آرہے تھے راستہ میں طوس کے دروازہ نو بہار میں پہنچے۔ حضرت تنہا سوار تھے۔ اور دوسرے ساتھی پیچھے آرہے تھے۔ یہ ترکمانوں کے حملوں کے آغاز کا زمانہ تھا۔ سارا خراسان بدامنی کا شکار ہو رہا تھا۔ اسی اثنا میں چار پانچ ترکمانوں نے حضرت شیخ کو آ گھیرا۔ اور حضرت شیخ کا گھوڑا چھیننا چاہا۔ آپ نے فرمایا۔ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے حضرت کو کہا